

جناب ریٹائرڈ میجر ہدایت الرحمن ٹوٹ

فہم اسلام ، نفاذ شریعت اور سی ٹی بی ٹی

قوموں کی زندگی میں درپیش ہر بڑا واقعہ نئی سوچ اور رجحان کا باعث بنتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس پاکستانی قوم کی پچاس سالہ زندگی میں رونما ہونے والے چار بڑے واقعات: آزادی پاکستان، سانچہ مشرقی پاکستان، شکست روس اور حالیہ ایٹمی دھماکے سے کوئی ایک بھی واقعہ ہماری نئی قومی سوچ یا رجحان کا باعث نہ بن سکا۔ اسکی وجہ ہر واقعہ کے بعد مناسب لائحہ عمل (Follow up action) کا اختیار نہ کرنا ہے۔ نتیجتاً آج ہم قومی زندگی کے لئے تنکوں کا سہارا تلاش کر رہے ہیں۔ ملک میں اسلامی شریعت کے نفاذ کا حکومتی ارادہ یا شوشہ تکمیل اور عدم تکمیل ہر دو صورتوں میں پانچویں بڑا قومی واقعہ کا باعث ہوگا۔ نفاذ شریعت کے لئے مجوزہ پندرہویں آئینی ترمیمی بل پر اٹھنی والی تنقید کے خلاف دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ تنقید کرنے والوں کے فہم اسلام میں کمی یا مجوزہ ترمیمی بل میں اٹھنی والی دفعات کا شامل ہونا جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہوں، اسکے علاوہ اگر کوئی وجہ ہو سکتی ہے تو وہ اختلاف رائے کی ایک طرف یا دونوں اطراف بد نیتی، کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔ بہر کیف ایک حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اگر خدا نخواستہ پندرہویں آئینی ترمیمی بل پر اختلاف رائے کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رفع نہ کیا گیا اور اسلامی نظام کے نفاذ کے طریق کار کو قرآن اور سنت کا تابع نہ کیا گیا تو ان کے خطرات اثرات نہ صرف پاکستان کو لے ڈوبیں گے بلکہ یہ امت مسلمہ کے روبہ زوال صورت حال کو مزید ابتر کرنے کا باعث بھی اس لئے بنے گا کہ اسلام دشمن قوتیں اس ناکامی کو اسلام سے منسوب کرتے ہوئے مخالف اسلام سرگرمیوں کو تیز کر دیتیگی۔

پندرہویں آئینی ترمیم کو قوم کے سامنے لانے کے فوراً بعد حکومت نے سی ٹی بی ٹی کو پندرہویں آئینی ترمیمی بل پر ترجیح دیتے ہوئے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں زیر بحث لا کر اپنی حماقت ظاہر کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ CTBT پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کا اثر براہ راست پاکستان کی دفاعی صلاحیت پر پڑتا ہے۔ پاکستان کی سلامتی اور مستقبل سے وابستہ اہم ترین فیصلہ ایک ناکام نظام کے پیدا کردہ حالات میں مناسب ہوگا اسکو مجوزہ نئے نظام کے لاگو ہونے تک موخر کرنا دانشمندی ہے۔ کیا یہ سمجھنے کیلئے کوئی بڑی عقل کی ضرورت ہے کہ CTBT اور ٹی بی ٹی کا منسلک (Linkage)

فائدہ مند ہوگا یا اسلامی نظام اور CTBT کا۔ CTBT پر دستخط کرنے کے مسئلہ نے موجودہ قیادت کے عقیدہ کو امتحان میں ڈال رکھا ہے۔ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اسلامی نظام قربانی اور خوشحالی کا ایک خوبصورت امتزاج ہے۔ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ سے اگر ایک طرف ڈالر کی خلاقی قریبانی سے پر ہوگی تو دوسری طرف یہ ایک ایسی خوشحالی کا باعث بنے گا جو کسی غیر کی مرہون منت نہ ہوگی۔ کیا ایسی صورت حال میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کا فیصلہ مؤخر کرنا مذہبی، سیاسی اور منطقی، ہر لحاظ سے موزوں نہیں ہوگا۔ قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء (Supreme Law) بنانے کا ارادہ اگر پکا اور مخلصانہ ہے تو قرآن و سنت ہی سے سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر راہنمائی حاصل کرنی ہوگی بصورت دیگر کوئی لاکھ جتن کرے بدینی ہرگز نہیں چھپے گی۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ ”اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالہ کیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کر لیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا (اور) دیکھتا ہے، مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو کوئی تم میں صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور رسول

(کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اسکا مال (انجام) بھی اچھا ہے۔ (سورۃ نساء رکوع ۸)۔ یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ CTBT پر دستخط ناہمندہ (Default) ہونے سے اگر چند مہینوں تک بچا بھی دے یہ ایک مستقل چھوٹ (Relief) ہرگز ثابت نہیں ہوگا۔ اور (Default) ہونے کے خوف کو اس وقت تک (Exploit) کیا جاتا رہے گا جب تک ہماری ایٹمی صلاحیت کو (Roll back) نہیں کر لیا جاتا۔ سی ٹی بی ٹی اگر بظاہر ایک بے ضرر معاہدہ نظر آتا ہے لیکن اس کے (Unwritten clauses) میں ہماری تباہی پوشیدہ ہے۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے فیصلہ کو مؤخر کرنے کیلئے اسلامی نظام کے نفاذ کا ارادہ ایک معقول اور (Convincing) وجہ بن سکتی ہے۔ دباؤ ڈالنے والی طاقت کو کہا جاسکتا ہے کہ یہ فیصلہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اتنا اہم ہے کہ یہ نئے نظام کے نفاذ سے پیدا ہونی والی صورت حال کو مد نظر رکھ کر ہی لیا جاسکتا ہے۔ حکومتی نظام میں جوہری تبدیلی لانا کوئی معمول کی بات نہیں ہوتی۔ اگر یہ بات درست ہے کہ ہم موجودہ قومی صورت حال سے مایوس ہو کر نئے نظام حکومت و معاشرت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو کیا اس قسم کی مایوس کن صورتحال میں CTBT جیسے اہم معاہدے پر دستخط کرنا عقل مندی ہوگی۔

نواز شریف حکومت کی سابقہ غلطیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اندیشہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط ہو کر رہے گا۔ چونکہ ایسا کرنے سے امریکہ خوش ہوتا ہے اور یہ معادلت حاصل کرنا نہ صرف نواز شریف کی تمنا ہے بلکہ بے نظیر بھی یہ موقع ہاتھ سے کھو بیٹھنے نہیں دیگی۔ یہ وہ زمینی حقیقت ہے جس نے ہری قوم کو امریکہ کا یر غمال بنائے رکھا ہے۔ لیکن تاہم کہ نواز شریف اور بے نظیر دونوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان کی فضائی خلاف ورزی کے نتیجہ میں امریکہ کے خلاف نفرت (Popular anger) ابھی ٹھنڈا نہیں پڑ چکا ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط جلتی پرتیل ڈالنے کے مترادف ہوگا اور قوم امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے والوں کے ساتھ ایسی بیٹے گی کہ ان کے چاروں طبق روشن ہو جائیں گے۔

حکومت اگر ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے میں مخلص ہے تو امریکہ کے ساتھ سودا (Deal) کرنے میں اس جرات کا مظاہرہ کرے جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔ آج ہمارے پاس قرض ادا کرنے کیلئے وسائل نہیں ہیں تو ہمیں قومی حسیّت گروی رکھنے کے بجائے واضح الفاظ میں متعلقہ مالیاتی اداروں کو کہنا چاہیے کہ ہمیں مناسب مہلت دے۔ ہم بلا شک کرپشن (Corruption) اور غلط منصوبہ بندیوں کے طفیل اگر آج اپنے وعدے (Commitment) پوری کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں لیکن ہم ایک ایسے نظام کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں جو عدل و انصاف کا ضامن ہے اور جسکے لاگو ہوتے ہی ایک طرف اگر قومی خزانے سے لوٹی ہوئی دولت واپس آنی شروع ہو جائیگی تو دوسری طرف اسلامی تعلیمات کے تحت کفایت شعاری پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کرتے ہوئے بہت ہی کم عرصہ میں اپنے واجبات ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گے اس موقف میں وزن پیدا کرنے کیلئے ہماری قیادت کو اپنی پر نعیش زندگی کو خیر یاد کہنا ہوگا اور سادگی و کفایت شعاری کی نظر آنے والی ایسی مثال قائم کرنی ہوگی کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کو یقین آجائے کہ ہمارے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

درحقیقت ہماری قیادت نے جعلیت اور نااہلیت کی ان سرحدوں کو چھوا ہے کہ اس پر سے اندرون ملک اور بیرون ملک اعتماد اٹھ چکا ہے۔ حالات کے تقاضوں کے برخلاف جانے کی روش اور قول و فعل میں تضاد دستیاب قیادت کی وہ کمزوریاں ہیں جو کسی بھی وقت ہماری نیوکلیئر صلاحیت کو Impotent کر دیگی۔ ایٹمی دھماکے کرنے کے بعد تو چاہیے یہ تھا کہ ہم امریکہ پر واضح کر دیتے کہ ”ہم اب تمہاری غلامی سے آزاد ہیں“ لیکن اس کے برعکس ہمارے معذرت خواہانہ انداز سے امریکہ کو ہماری فضاؤں میں نام ہاک کروڑ میزائل اڑانے کی جسارت کی ترغیب ملی۔ قیادت کے قول و فعل میں تضاد کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ موجودہ بدترین اقتصادی بحران کے باوجود

باقیوں کو تو چھوڑ دیں رائے ونڈ کا امیر ترین نواز شریف بھی اسلام آباد کے غریب ترین نواز شریف کی مدد کے لئے سامنے نہ آسکا۔ بہر کیف پاکستانی قیادت نے معیشت کے ساتھ تو جو کرنا تھا وہ کر بیٹھے اب اسلام کے ساتھ ان کا مذاق قوم ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ ایک مذہبی نظریاتی ملک میں اگر اسلام آئینی شکل میں نافذ نہ بھی ہو تب بھی مسلمان پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہر معاملہ پر اسلامی تعلیمات و احکامات کی روشنی میں غور کرے۔ اب پاکستانی مسلمان کے دل میں حقیقت راسخ ہو چکی ہے کہ مشکلات سے نجات کا واحد ذریعہ اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔ حکومت جو کہ بظاہر اسلامی نفاذ کے نفاذ میں مخلص نظر نہیں آ رہی ہے خود اپنے جال میں پھنس گئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ حکومت جب تک اسلامی نظام کے لئے قانون سازی کا عمل نہیں کرتی صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ وہ اقدامات فی الفور اٹھالے جو معیشت کو سنبھالا دے سکے۔ مثلاً تمام سرکاری سٹاف کاروں کے استعمال پر (بلا لحاظ منصب و عہدہ) پابندی، صدر، وزیر اعظم، گورنر اور وزرائے اعلیٰ کے خصوصی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کے استعمال پر پابندی وغیرہ اس قسم کے اقدامات اگر دھماکے کرنے کے ساتھ ہی اٹھالیے جاتے تو امریکہ کو خود انحصاری کا پیغام (Message) سمجھ آچکا ہوتا اور وہ خود اپنے ہی مفاد میں پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگانے سے گریز کرتا۔ لیکن امریکہ کو خود انحصاری کے کھوکھلا پن سمجھنے میں دیر نہیں لگی اور Desired results حاصل کرنے کیلئے اقتصادی پابندیاں لگانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی۔ پوری قوم جانتی ہے کہ پاکستان کے خلاف امریکہ کے عزائم کیا ہیں۔ ڈالر کے ہتھیار کو کتنے مرحلوں میں پاکستان کے خلاف استعمال کیا جائے گا اور بالآخر کونسا مقصد حاصل کیا جائیگا۔ یہ سب اگرچہ نوشتہ دیوار ہے لیکن ہماری کوتاہ بین قیادت اقتدار کی حوص کا اس بری طرح شکار ہے کہ اس نے اس طرف آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور امریکہ کو خوش رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے بازی لینے کی کوشش میں ہمہ وقت سرگرم ہے۔ سی ٹی وی ٹی بی پر دستخط کرنے میں نواز شریف اور بے نظیر کا غیر فطری اتفاق اگر ایک طرف ان دونوں کیلئے اقتدار میں رہنے یا آنے کا سبب بن سکتا ہے تو دوسری طرف قومی خزانہ سے لوٹی ہوئی دولت کے تحفظ کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے کہ یہ دونوں اچھی طرح جانتے ہیں کہ دستخط کرنے کی صورت میں ملکی اقتصادی صورتحال مزید ابتر ہو گئی اور قوم ان دونوں کو قومی خزانہ سے لوٹی ہوئی دولت واپس کرنے پر مجبور کریگی۔

اندریں حالات تمام دانشوروں، مذہبی لیڈروں، صحافیوں اور فہمیدہ طبقے پر آج یہ ایک قومی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ ہم آواز ہو کر حکومت کو نفاذ شریعت سے قبل سی ٹی وی ٹی بی کے مسئلہ پر دستخط کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔